REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۵/۱۰ ۱۰ شہادت ۱۳۳۵ھش ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء نمبر ۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"طبیعت خراب ہی ہے۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۹ اپریل۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور — صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر واپس آ گئے ہیں۔ طبیعت خدا کے فضل سے کافی بہتر ہے۔ مگر پیشاب کے ٹسٹ میں کچھ پس سلز نکلے ہیں جن کا علاج کیا جا رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو کر ربوہ واپس پہنچ گئی ہیں۔ اب کمر کی معمولی درد کے علاوہ انہیں خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے۔ الحمد للہ

اسرائیل مشرق وسطیٰ میں باقاعدہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے

مصری علاقے پر اسرائیل کا تازہ حملہ ایک طے شدہ منصوبے کے تحت ظہور میں آیا ہے

دمشق ۹ اپریل۔ شام کے وزیر دفاع جناب رشد برمادا نے کہا ہے کہ مصری علاقے پر اسرائیل کا تازہ حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ظہور میں آیا ہے۔ جس کا مقصد تمام مشرق وسطیٰ میں جنگ کی آگ بھڑکانا ہے۔ بار بار کے جارحانہ حملوں سے اسرائیل کی مراد یہی ہے کہ وہ عرب ملکوں کو جنگ میں الجھانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ شامی وزیر دفاع نے مزید کہا عرب عارضی صلح کے معاہدے اور سلامتی کونسل کے فیصلوں کے پابند ہیں۔ تاہم وقت آنے پر اس امر کا فیصلہ عرب ممالک خود کریں گے۔ کہ اسرائیل سے فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے کونسا وقت اور کونسی جگہ موزوں ہے — گزشتہ جمعہ کو عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید نے شام کے ایک پارلیمانی وفد کو بتایا کہ عراقی فوج اسرائیلی جارحیت کے خلاف ہر عرب ملک کی ہر آن مدد کرنے کو تیار ہے۔ نوری السعید نے شامی وفد سے تین گھنٹے تک بات چیت کی۔

سرحدوں کی حفاظت کیلئے اسرائیل میں متعدد اقدامات کا فیصلہ

پارلیمنٹ کا ہنگامی اجلاس۔ وزیر دفاع کو خصوصی اختیارات کی تفویض

حیفہ ۹ اپریل۔ اسرائیل نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بعض اور اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کل کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں کیا گیا۔ کابینہ نے حکومت کو اختیار دیا ہے کہ وہ پندرہ سال سے زیادہ عمر کے نوجوانوں کو شناختی کارڈ رکھنے کا حکم دے۔ تاکہ انہیں فوجی تربیت دے کر جنگی خدمات کا اہل بنایا جا سکے۔ — اسی طرح وزیر دفاع کو بھی بعض خصوصی اختیارات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت اسرائیل کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ حال ہی میں سرحدوں پر کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ جن کی وجہ سے حکومت نے سرحدوں کی حفاظت کے لئے خاص اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جب تک مصر مخالفانہ سرگرمیوں سے باز رہنے کا یقین نہیں دلائے گا۔ دفاعی انتظامات پورے زور شور سے جاری رہیں گے۔

ہمرشولڈ بیروت روانہ ہو گئے

قاہرہ ۹ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ مشرق وسطیٰ کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بیروت روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ اپنا صدر دفتر بیروت میں ہی رکھیں گے۔ آج وہ لبنانی زعماء سے ملاقات کر رہے ہیں۔

لنکا کے انتخابات میں مخالف پارٹی کی مزید کامیابی

کولمبو ۹ اپریل۔ لنکا کے عام انتخابات میں برسر اقتدار پارٹی کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اب تک حکومت کی مخالف متحدہ محاذ پارٹی ۴۰ نشستیں حاصل کر چکی ہے۔ جبکہ برسر اقتدار پارٹی کو صرف ۸ نشستیں ملی ہیں۔

پی۔ آئی۔ اے شیڈ کی چھت اڑ گئی

کراچی ۹ اپریل۔ گزشتہ رات کراچی میں جو طوفان باد و باراں آیا تھا وہ پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے سٹور یج شیڈ کی چھت اڑا لے گیا۔ چھت ٹین کی بنی ہوئی تھی۔ اور تند و تیز ہواؤں نے اسے ایک فرلانگ دور لے جا پھینکا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ طوفان میں ڈرگ روڈ کی بعض جھونپڑیاں بھی اڑ گئیں۔

مبلغین اسلام کی روانگی

مقامی احباب سٹیشن پر پہنچ کر الوداع کہیں

ربوہ ۹ اپریل۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جناب ایکسپریس سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ مقامی احباب سٹیشن پر پہنچ کر انہیں الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر)

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت
محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا تحریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہو گیا ہے۔ کمزوری میں تخفیف جاری ہے۔ درد کی ادویہ استعمال بھی بند ہو گئی ہیں۔ احباب کرام و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترم نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں (دفتر مرزا محمود احمد)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء

دستور کو کھیل نہ بنائیے

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے دن سے جو سب سے بڑی اور بنیادی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دستور کا فقدان تھا۔ ایک ملک کی سب سے پہلی اور بنیادی ضرورت یہی ہوتی ہے۔ کہ ایسے اصول طے کر لئے جائیں۔ جن کے مطابق ملک میں آئندہ حکومت کی جانی چاہیئے۔ جب تک کوئی منزل متعین نہ ہو۔ اور جب تک کوئی مطمح نظر سامنے نہ ہو۔ ملک کا تمام کاروبار پریشانی سے ہوتا ہے۔ جس سے تمام ترقی کے ذرائع متاثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں کوئی ملک کسی معاملہ کے متعلق موثر اقدام نہیں کر سکتا۔

اگرچہ آٹھ نو سال کے درمیانی عرصہ میں پرانا دستور موجود رہا ہے۔ مگر وہ ایک نئے ملک کے لئے جس کے حالات اب متحدہ ہندوستان سے بالکل مختلف ہو چکے تھے۔ جس میں ایک قوم اپنے رجحانات کے مطابق تعمیر کرنا چاہتی تھی۔ ۱۹۳۵ء کا ایکٹ بالکل ناکافی اور غیر موزوں تھا۔ کیونکہ تقسیم ہی جداگانہ نظریات کی بناء پر کی گئی تھی۔ اس لئے شروع ہی سے ملک و قوم کی توجہ موزوں دستور جلد از جلد بنانے کی طرف منعطف رہی ہے۔ مگر بعض ناموافق حالات اور حکمران جماعت کے تذبذب کی وجہ سے التواء پر التواء ہوتا چلا گیا۔ اگر حکمران جماعت عزم و ارادہ سے کام لیتی۔ تو یہ کام زیادہ سے زیادہ دو سال کے اندر تکمیل پا جانا چاہیئے تھا۔

کئی ایک ناکام کوششوں کے بعد جب یہ محسوس ہونے لگا۔ کہ مزید التواء پاکستان کے لئے ضرر رساں ہوگا۔ آخر بعض جرأت مند لوگوں کی ہمت سے یہ عظیم مرحلہ طے ہو چکا ہے۔ اور اب ہم ایک دستور کے مالک ہو گئے ہیں۔ لیکن جو حالات اس معاملہ کے التواء میں پیش آتے رہے۔ اور جو رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ جو سوالات درپیش ہوئے۔ ان کے مطالعہ سے ہی دستور کی ہیئت کذائی کے متعلق رائے قائم کی جانی ضروری ہے۔

اگرچہ یہ دستور انسانی فکر و غور کے حدود تک بھی مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس میں ابھی بہت سی خامیاں باقی ہیں جو مختلف طبقوں کے نظریاتی اختلافات کی وجہ سے بھی پیدا ہونی ضروری تھیں۔ لیکن یہ بات بڑی حد تک قابل اطمینان ہے۔ کہ واضعین دستور نے اس کو ہر پہلو سے زیادہ سے زیادہ اختلافی طبقوں کے لئے قابل قبول صورت دی ہے۔ اور سوائے چند مخصوص طبقوں کے اس کا ملک بھر نے خیر مقدم کیا ہے۔

زیادہ قابل اطمینان یہ امر ہے۔ کہ دینی اہل علم حضرات بھی دستور سے بڑی حد تک مطمئن نظر آتے ہیں۔ اگرچہ ان کے نزدیک بھی اسے پوری طرح ان کے منشور نظر بنانے کے لئے کئی ایک باتیں ہیں۔ جو اس میں ہونی چاہئیں تھیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض دینی کہلانے والی جماعتیں جو بعض ضروری چیزیں اس میں شامل کرانا چاہتی تھیں۔ وہ اس میں شامل نہیں ہوئیں۔ ہمیں ان باتوں کی ضرورت کے متعلق یہاں کچھ نہیں عرض کرنا۔ کہا یہ جاتا ہے۔ کہ پانچ دینی جماعتوں نے کچھ متفقہ ترمیمات پیش کی تھیں۔ ان میں سے صرف چند اپنائی گئی ہیں۔ اور باقی نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود ان سب دینی جماعتوں نے بھی دستور کو بڑی حد تک تسلی بخش قرار دیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کا واحد علمبردار سمجھتے ہیں۔ اور جن کا نظریہ اسلام نہایت تنگ اور محدود ہے۔ دستور کی اسلامی اور جمہوری دفعات کی روح کے بالکل متضاد از سر نو ایسے سوالات اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو دستور کی ہمہ گیری اور اس اساس پر کلہاڑی چلانے کے مترادف ہیں۔ جس کی وجہ سے دستور کو قبول عام کی سند حاصل ہوئی ہے۔

ان لوگوں کے خیال میں جب تک دستور میں ایسی باتیں شامل نہ ہوں۔ جو ان کے خود ساختہ محدود نظریہ اسلام سے مطابقت رکھتی ہیں۔ موجودہ دستور پوری طرح اسلامی نہیں بن سکتا۔ ان کے خیال میں جب تک ایسے لوگوں کے ہاتھ میں یہ اختیار نہ ہو۔ کہ وہ جس فرد یا جماعت کو چاہیں کافر و مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہرائیں۔ اور پاکستان کی زمین کو لالہ زار بنا لیں اس وقت تک ان کی تسکین نہیں ہو سکتی۔ دستور تو اس اساس پر بنایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے تمام رہنے والوں کو کیا مسلمان اور کیا دوسرے مذاہب کے پیرو سب کو یکساں شہری حیثیت حاصل ہو۔ ہر شہری جو چاہے اعتقاد رکھے۔ سب کو آزادیٔ ضمیر کا حق حاصل ہو۔ کوئی دوسرے پر اپنا اعتقاد ٹھونس نہ سکے اور اس اساس کے بغیر دستور مقبول عام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ دستور کو اس بنیادی حسن و خوبی سے معرا کر دیا جائے۔ اور دستور کو ایسا بنا دیا جائے۔ کہ خود مسلمانوں کے مختلف فرقے ہمیشہ ہمیش تک ایک دوسرے سے دست و گریباں رہیں۔ ملک میں کوئی ترقی کا منصوبہ سرانجام نہ پا سکے۔ اور ملک و قوم ازمنہ وسطیٰ کی بربریت کی حامل بن جائے۔ یہی نہیں بلکہ ایسے مقبول عام اور وسیع النظر دستور کی موجودگی میں بھی بعض (ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے) شر پسند طبائع ایسے رخنے تلاش کر رہی ہیں۔ جن سے انہیں اپنی تنگ نظریوں کو جامۂ عمل پہنانے کے سامان حاصل ہو سکیں۔ چنانچہ ہفت روزہ الاعتصام جو فرقہ اہل حدیث کا ترجمان ہے۔ اپنی اشاعت ۶ اپریل ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں رقمطراز ہے:۔

بنابریں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ اس کی تمام دفعات کو حتمی اور قطعی درجہ دیں۔ اور اس کے منظور ہو جانے کے بعد اپنی سعی و جہد کی گاڑی کو کلیتہً روک لیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دستور میں کتاب و سنت کو اہمیت دی گئی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ یہ دینی و مذہبی جماعتوں کی بہت بڑی فتح ہے۔ اس دفعہ کی منظوری درحقیقت ان لوگوں کی عبرتناک شکست ہے۔ جو ایک عرصہ سے کتاب و سنت اور خصوصیت کے ساتھ "حدیث و سنت" کے خلاف ایک محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی حرماں نصیبی اس سے زیادہ اور کیا ہوگی۔ کہ انہوں نے حدیث و سنت کی حیثیت و اہمیت کو ختم کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں وقف کر دیں۔ مگر اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ نکلا۔ کہ اس میدان میں ان کو ہزیمت ہوئی۔

اس دفعہ کے منظور ہونے کے بعد حدیث و سنت کی حجیت و استناد صرف ایک مسئلہ اور تحقیق کی بات نہیں رہی بلکہ اس کو سرکاری و دستوری پوزیشن حاصل ہو گئی ہے، جو شخص اب سنت کی مخالفت کا ارتکاب کرے گا۔ اس کا یہ فعل اب محض مسئلہ اور تحقیق کی مخالفت متصور نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کو دستور و آئین کی مخالفت تصور کیا جائے گا۔ اور سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اس کا مرتکب ہو کر دستور کے اسلامی حصہ کی اساس و بنیاد پر حملہ آور ہو رہا ہے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور مورخہ ۶ اپریل ۵۶ء)

ان سطور میں غلام احمد صاحب پرویز اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ذکر ہے۔ جو احادیث کی استنادی حیثیت کے منکر ہیں۔ ہمیں خود ایسے لوگوں کے نظریات سے سخت اختلاف ہے۔ اور ہم ان کو سراسر غلطی پر سمجھتے ہیں۔ احادیث کے متعلق ہمارا اپنا موقف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

"افسوس کہ اس صحیح اور واقعی امر کے سمجھنے میں غلط فہمی کر کے کوتہ اندیش لوگوں نے کس قدر غلطی کھائی۔ جس کی وجہ سے آج تک وہ حدیثوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اگرچہ یہ تو سچ ہے۔ کہ حدیثوں کا وہ حصہ جو تعامل قولی و فعلی کے سلسلہ سے باہر ہے۔ اور قرآن سے تصدیق یافتہ نہیں۔ یقین کامل کے مرتبہ پر مسلّم نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ دوسرا حصہ جو تعامل کے سلسلہ میں آگیا۔ اور کروڑہا مخلوقات ابتدا سے اس پر اپنے عملی طریق سے محافظ اور قائم چلی آئی ہے۔ اس کو ظنی اور شکی کیونکر کہا جائے۔ ایک دنیا کا مسلسل تعامل جو بیٹوں سے باپوں تک اور باپوں سے دادوں تک اور دادوں سے پردادوں تک بدیہی طور پر مشہور ہو گیا۔ اور اپنے اصل مبدء تک اس کے آثار اور انوار نظر آ گئے۔ اس میں تو ایک ذرہ شک کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ اور بغیر اس کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا۔ کہ ایسے مسلسل عملدرآمد کو اول درجہ کے یقینیات میں سے یقین کرے۔ پھر جبکہ ائمہ حدیث نے اس سلسلہ تعامل کے ساتھ ایک اور سلسلہ قائم کیا۔ اور امور تعاملی کا اسناد راست گو اور متدین راویوں کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔ تو پھر بھی اس پر جرح کرنا درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کو بصیرت ایمانی اور عقل انسانی کا کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔" (شہادت القرآن مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ احادیث کو کلی طور پر ظنیات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے نقطۂ نظر سے وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ کیونکہ مستند تعامل سے ثابت شدہ احادیث کے بغیر دین مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن دستور کے سلسلہ میں ایسے لوگوں کے متعلق وہ اظہار رائے جو الاعتصام نے اپنے اداریہ میں کیا ہے۔ کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ نہ یہ دستور کی اسلامی دفعات کا منشاء ہے۔ اور نہ یہ قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کی روشنی میں صحیح نقطۂ نظر ہے۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تردّد نہیں کہ اگر دستور کو اس طرح کھیل بنانے کی کوشش بعض اہل علم حضرات کی طرف سے کی جاتی رہی۔ تو دستور یقیناً آج بھی ناکام ہے اور کل بھی۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

جمہوریہ لائبیریا (افریقہ) میں احمدیہ مشن کا قیام

ملک کی مذہبی، سیاسی اور اقتصادی حالت

— (از مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی انچارج احمدیہ مشن لائبیریا (افریقہ) بتوسط وکالت تبشیر ربوہ) —

احباب جماعت یہ جان کر خوش ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاکسار لائبیریا پہنچ چکا ہے۔ اور یہاں ایک مخلص جماعت پیدا کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ اور اگرچہ سردست کوئی جماعت نہیں ہے تاہم امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلد ہی اس کے سامان پیدا کر دے گا احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد اپنے فضل سے اس ملک میں بھی اسلام کے مخلص خادم عطا فرمائے۔

لائبیریا میں ہمارے مشن کا اجراء تحریک جدید کی برکات میں سے ایک نئی برکت ہے۔ جو ہمارے امام ہمام کی اولوالعزمی کا ایک اور بین ثبوت ہے۔ مبارک ہے وہ آقا جس کی قیادت میں اسلام سرعت سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اور مبارک ہیں اس کے وہ خاص خدام جو تحریک جدید میں ایک دوسرے سے بڑھ کر چندہ دیتے ہوئے نأتی الارض ننقصها من اطرافها کے نظارے اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے امام کو اعلیٰ درجہ کی صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لینے والے احباب کی قربانیوں اور ایمانوں میں برکت دے۔ آمین

لائبیریا کا ملک افریقہ میں سب سے پہلی اور سب سے پرانی جمہوریت ہے۔ یہ افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع ہے اور اس کا کل رقبہ ۴۲ ہزار مربع میل ہے۔ اس کے مغرب میں سیرالیون شمال میں فرنچ گنی مشرق میں آئیوری کوسٹ اور جنوب میں بحر اوقیانوس واقع ہے۔ ملک کی آبادی ۲۵ لاکھ کے قریب ہے۔ ۱۸۲۰ء میں امریکن لوگوں نے اسے اپنی مستعمرہ بنایا اور ۱۸۴۷ء میں اسے آزاد کر دیا گیا۔

خاکسار یہاں ۲ جنوری ۱۹۵۶ء کی صبح کو پہنچا۔ لیکن چونکہ صدر جمہوریت کی رسم انتخاب منائی جا رہی تھی۔ اور بندرگاہ میں اس تقریب پر شمولیت کے لئے کچھ جہاز آ کر ٹھہرے ہوئے تھے اور مزید گنجائش نہ تھی۔ اس لئے ہمارے جہاز کو بندرگاہ کے باہر کھلے سمندر میں چار دن ٹھہرنا پڑا اور پانچویں دن علی الصبح جمعہ کے روز ۶ جنوری کو ہمارا جہاز بندرگاہ میں داخل ہوا۔ اور دس بجے کے قریب کسٹم سے فراغت پا کر بندہ ایک شامی تاجر کے ہاں اترا جس کے ہاں اترنے کے لئے بندہ نے فری ٹاؤن میں اس کے بھائی سے جو میرا دوست ہے پہلے سے بندوبست کر لیا تھا۔ میں اللہ تعالےٰ کا نہایت ہی شکرگزار ہوں۔ کہ اس نے اپنے فضل سے مناسب انتظام کر دیا۔ بندہ اس شخص کے ہاں قریباً ۱۸ دن رہا اور اس عرصہ میں بندہ نے یہ کوشش کی کہ کوئی کمرہ مل جائے۔ اور یہ بھی از حد دشوار مسئلہ ثابت ہوا۔ بہت دنوں کی تگ و دو کے بعد مجھے ایک کمرہ ۳۰ ڈالر یعنی ۱۴۰ روپے ماہوار پر مل گیا ہے۔ جس میں میں اب رہتا ہوں۔ اور کام شروع کر دیا ہے۔

اس ملک کے بعض حالات خاکسار قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتا ہے۔

اس ملک کی باگ ڈور امیریکو لائبیرین لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو اپنے آپ کو civilized اور مقامی لوگوں کو غیر مہذب سمجھتے ہیں۔ اور ان کو کافی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ پہلے تو مقامی لوگوں کو حکومت کے امور میں کوئی دخل نہ تھا۔ لیکن موجودہ پریذیڈنٹ آہستہ آہستہ ان کو بھی شامل کر رہا ہے۔

اخبار صرف دو ہیں ایک کا نام Listener ہے۔ اور یہ روزانہ ہے۔ اشاعت ۵ ہزار سے اوپر ہے۔ اور یہ الفضل کے سائز کے چھ صفحوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور قیمت ۵ سینٹ یعنی ۴ آنے ہے۔ دوسرے کا نام لائبیرین ایج Liberian Age ہے اور یہ کبھی چھ صفحوں اور کبھی آٹھ صفحوں پر ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ سائز الفضل کے برابر ہے۔ اور قیمت دس سینٹ یعنی آٹھ آنے ہے۔

موجودہ پریذیڈنٹ ۱۹۴۳ء سے پریذیڈنٹ چلا آ رہا ہے۔ اور اب تیسری دفعہ منتخب ہوا ہے۔ میرے آنے سے چند روز قبل اس کے انتخاب کا جشن منایا گیا تھا۔ جو کئی روز رہا۔ اور اس پر دنیا کے ۳۶ ملکوں کے ۶۶ نمائندے شمولیت کے لئے آئے۔ مغربی افریقہ کا ہندوستانی کمشنر بھی آیا۔ روسی وفد بھی آیا تھا۔ اور انہوں نے اس موقعہ پر ٹیکنیکل امداد کی پیشکش کی تھی۔ اور سفارتی تبادلہ کی بھی خواہش منظور ہو گئی ہے۔

اس ملک میں قریباً ۱۲ سفارت خانے ہیں۔ اکثر نے اپنے کاروبار کے باعث یہاں سفارت خانے کھول رکھے ہیں۔ مثلاً کسی ملک نے کوئی فارم بنایا ہوا ہے کوئی mining کر رہا ہے۔ کسی نے (جیسے کہ اٹالین لوگ) ٹھیکے لے رکھے ہیں۔ مصری وفد نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بھی یہاں اپنا سفارت خانہ کھولیں گے لبنانی اور اسرائیلی سفارت خانے پہلے ہی موجود ہیں۔ تعلیم عام طور پر عیسائی مشنوں کے ہاتھ میں ہے۔ گورنمنٹ کے سکول بھی ہیں۔ اور یونیسکو نے یہاں ایک سنٹر کھولا ہوا ہے۔ جس کے ماتحت اس وقت ۹ سکول ہیں۔ اور وہ اب اور سنٹر کھولنا چاہتے ہیں۔ اور پانچ سال میں ۱۵۰ سکول بنانا چاہتے ہیں۔ ان تمام سکولوں کا خرچ نصف یونیسکو اور نصف لائبیریا کی حکومت برداشت کرے گی۔ یونیسکو کا چیف آفیسر اور بعض اور آفیسرز ہندو ہیں۔ لائبیریا کی اپنی یونیورسٹی بھی ہے۔ جس میں ہر وقت ایک نہ ایک ہندو پروفیسر ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کے سارے کے سارے سکول ساحلی علاقہ پر ہیں جو کہ امیریکو لائبیرین لوگوں کی جائے رہائش ہے

ملک میں از حد مہنگائی کے پیش نظر نچلا طبقہ تکلیف میں نظر آتا ہے اور چونکہ ملک کو مختلف قسم کی امدادیں بصورت نقدی وغیرہ باہر سے مل رہی ہیں۔ اس سے مہنگائی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ متوسط طبقہ بالکل مفقود ہے۔

Corruption بہت زیادہ ہے۔ اور خصوصاً منروویا شہر میں جو یہاں کا دارالحکومت ہے۔ مقدمہ بازی کثرت سے ہے۔ ٹھیکے عموماً غیر ملکیوں کے پاس ہیں۔ جو یہاں کثرت سے ہیں۔ تجارت زیادہ تر لبنانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو عیسائی ہیں۔ ہندوستانی کی بھی دو دکانیں یہاں ہیں۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقوےٰ کا کحل الجواہر

"آجکل اکثر لوگوں کی آنکھوں پر جس قدر تاریکی و بدظنی و بدگمانی چھا گئی ہے۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اس کا باعث بجز ترکِ تقوےٰ اور کوئی چیز نہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کسی کو چوری کرتے دیکھا تھا۔ اور اسکو کہا کہ کیا تو چوری کرتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ کی قسم ہے میں چوری نہیں کرتا۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا اور تیری تصدیق کی۔ سو انہوں نے چور کو چوری کرتے ہوئے دیکھ کر پھر صرف اس کے قسم کھانے پر کیوں اس کو محل سرقہ سے بری قرار دیا۔ اس کا یہی سبب تھا کہ اس نبی معصوم کی آنکھیں تقوےٰ کے کحل الجواہر سے مکحل تھیں۔ سو اس نے نہ چاہا کہ ایک شخص کو اللہ جلشانہ کی قسم کھاتے دیکھ کر پھر اس قسم کو ذلت اور خواری کی نظر سے دیکھے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اسکی کھیلیں

از مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول

سنہ ۱۹۰۳ء سے کر سنہ ۱۹۲۷ء تک کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں رہا۔ وہ اپنی کھیلوں کے لحاظ سے ہمیشہ ایک ممتاز پوزیشن کا مالک رہا ہے۔ اور کھیلوں کے مقابلوں میں ہمیشہ مظفر و منصور رہتا چلا آیا ہے۔ میرے نزدیک اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ ہمارے کھلاڑیوں کی یہ نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ کھیل شروع ہونے سے پہلے وہ اپنے اساتذہ کرام کی اقتداء میں ہمیشہ دعا کر کے کھیل کے میدان میں اترنے کے عادی تھے۔ طلباء باوجود اچھے کھلاڑی ہونے کے کبھی یہ خیال اپنے دل میں نہیں آنے دیتے تھے کہ وہ اپنی اچھی کھیل کی بنا پر دوسروں سے بازی لے جائیں گے۔ کھیلوں کے مقابلوں میں شریک ہونے کے لئے جب باہر جاتے تو ہمیشہ معمولی لباس میں رہتے۔ اور جب تک مقابلے ختم نہ ہو جاتے۔ اسی سادگی کو مدنظر رکھتے

دوم یہ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ذمہ دار افسروں کی توجہ ہمیشہ اس بات کی طرف رہتی کہ جو کھیل شروع کی جائے اس کو تکمیل تک پہنچایا جائے۔ وہ کسی کھیل کو ادھورا چھوڑنا نہیں جانتے تھے۔ اور جس کھیل کو وہ اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے تکمیل تک نہ پہنچا سکتے۔ اسکو ترک کر دیتے۔

ہاکی فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ۔ سکاؤٹنگ سوئمنگ یعنی تیراکی تقریباً سب ہی کھیلیں سکول میں جاری ہوئیں۔ اور ہر ایک کھیل میں ایک خاص تنظیم کام کرتی نظر آتی تھی۔ یہاں تک کہ دوسروں کو بھی یہ اقرار کرنا پڑتا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کھیل کھیلنا جانتے ہیں۔ اور ایک تنظیم کے ماتحت کھیلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سکول کے فارغ التحصیل طلباء جب لاہور یا دوسرے کالجوں میں جا کر داخل ہوتے تھے۔ جاتے ہی کالج کی پہلی ٹیموں میں لے لئے جاتے تھے۔ اس نمایاں کامیابی کا سہرا افراد سکول کے سر پر ہوتا تھا۔ جن کی توجہ اور محنت سے کھلاڑیوں کے اندر یہ خوبی پیدا ہو جاتی تھی۔ کہ ان کو کالج کی پہلی ٹیموں میں لے لیا جائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ملک بشیر احمد صاحب بہاری۔ سید عبدالحی صاحب سنوری۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ملک رشید احمد صاحب۔ اور محمد اسحاق ذوق صاحب منٹگمری غرض بہت سے کھلاڑی ہیں اور اگر سب کے نام دیئے جاویں تو ایک بڑی لمبی فہرست بن جائیگی

ضلع گورداسپور اور لاہور کے کھیلوں کے مقابلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نام سب سے پہلے آتا تھا۔ ہاکی اور فٹ بال ہماری مخصوص کھیلیں تھیں اور جب تک ٹورنامنٹ کا دستور رہا۔ ہمارے سکول کے طلباء ہمیشہ ہاکی اور فٹ بال میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ ضلع گورداسپور کی ہاکی اور فٹ بال میں ہمارے سکول کی ٹیمیں ہمیشہ فاتح ٹیمیں ہوتیں۔ اور ان دونوں کھیلوں میں ٹرافی اسی سکول میں آتی ایک زمانہ تھا کہ امرتسر خالصہ کالج کے طلباء لاہور ڈویژن میں کسی سکول کو آگے آنے نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ جسمانی لحاظ سے وہ باقی کھلاڑیوں سے زیادہ مضبوط اور زیادہ دم خم رکھتے تھے۔ مگر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کھلاڑیوں نے خالصہ کالج کو فٹ بال میں شکست دی اور ٹرافی ان سے چھین لی۔ یہاں تک کہ مسٹر کراس انسپکٹر تعلیم لاہور ڈویژن نے بھری محفل میں کہا۔ کہ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے خالصہ کالج امرتسر کے جھنڈے کو سرنگوں کر دیا ہے اور پھر ایسی ہماری دھاک بیٹھی کہ لگاتار کئی سال تک جیتتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ٹورنامنٹوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ ٹیموں کے تیار کرنے میں خود ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ بڑا کام کرتی ہے۔

اور اس کے بعد ذمہ دار اساتذہ کا کام ہوتا ہے کہ ایسے طریق سے لڑکوں کو تیار کریں کہ لڑکوں کے اندر کھیل کا قدرتی شوق پیدا ہو جائے۔ چونکہ یہ دو باتیں شروع سے ہی تعلیم الاسلام ہائی سکول کو حاصل تھیں اسلئے قدرتی طور پر سکول نے اچھے اچھے کھلاڑی پیدا کئے ہیں۔ ملک کی فوجوں میں بھرتی ہو کر بھی جب ہمارے سکول کے کھلاڑی اپنے افسروں کی نظر میں ممتاز مقام حاصل کر لیتے رہے اس ضمن میں مکرم حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کا نام لینا ضروری ہے۔ جن کی توجہ سے ہمارے سکول کی ہاکی کی ٹیمیں ہمیشہ ممتاز جگہ حاصل کرتی رہی ہیں۔ بھائی جی خود ہاکی کے اعلیٰ درجے کے کھلاڑی تھے۔ اور یہی روح انہوں نے اپنے طلباء میں پیدا کر دی ہوئی تھی فٹ بال میں مکرم مولوی محمد یعقوب خانصاحب بی اے اور مکرم چوہدری فضل احمد خانصاحب مرحوم کی توجہ سے اچھے اچھے کھلاڑی پیدا ہوتے رہے۔ خاکسار راقم کو بھی ان بزرگوں کے بعد ٹیموں کے تیار کرنے کا ایک لمبے عرصے تک موقع ملا ہے۔ ہاکی اور فٹ بال انگریزوں کی کھیلیں ہیں اور انہی کے طفیل ہم تک پہنچی ہیں لیکن کرکٹ۔ ہاکی اور فٹ بال کی کھیلوں میں ایک خاص تنظیم کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ میدان جنگ کے نقشے انہی کھیلوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ڈیوک آف ولنگٹن نے واٹرلو کی لڑائی اسی تربیت کی وجہ سے جیتی تھی۔ جو انکو ایٹن سکول کے کرکٹ کے میدان میں حاصل ہوئی تھی۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اگر علمی رنگ میں یہ کھیلیں طلباء کو سکھائی جائیں تو کوئی ٹیم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور وہ یقیناً خدا کے فضل سے کامیاب ہوں گی۔

نوٹ:- میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی کھیلوں کے متعلق ایک مفصل مضمون لکھا ہے۔ لیکن وہ اس قدر لمبا ہو گیا ہے کہ اخبار میں اس کی اشاعت کی گنجائش نہیں ہو سکتی اسلئے میرا ارادہ ہے کہ اسکو کتابی صورت میں طبع کروا کر پرانے احباب تک پہنچاؤں۔ سو اس کے لئے احباب کو منتظر رہنا چاہیئے اس مضمون کو میں نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حصے میں جو جو طلباء اپنے اپنے زمانے میں ہاکی فٹ بال وغیرہ کھیلتے رہے ہیں ان کے نام بھی دیتے ہیں۔ اور اسکو بہت دلچسپ بنانے کی کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔ تو وہ مضمون چھپ کر احباب تک پہنچ جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

اسی ضمن میں بہت سے دوستوں کے خطوط بھی مجھے موصول ہوئے ہیں۔ ان سب کے نام میں نے مضمون میں درج کر دئے ہیں اور جن کے خطوط نہیں بھی آئے ان کے نام بھی درج کر دئے ہیں۔ اگر کوئی نام رہ گئے ہوں۔ اور یقیناً بہت سے رہ گئے ہوں گے۔ اسکو میرے حافظہ کی کمزوری پر محمول کیا جائے پینتالیس سال کے سارے نام یاد رکھنا اور ترتیب وار یاد رکھنا انسانی طاقت سے اگر باہر نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ایک مفید تجویز

ایک احمدی دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسب ذیل تجویز تحریر فرمائی ہے۔ جسے احباب کی توجہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ)

"موجودہ وقت میں جماعت احمدیہ کے ہر نمائندے اور عہدیدار کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اسلامی شعار داڑھی کے پابند ہوں۔ لیکن اگر قرآن مجید کا جاننا داڑھی کے رکھنے سے بہت زیادہ ضروری اور اہم امر ہے تو جماعت احمدیہ کے تمام نمائندگان شاورت اور عہدیدار صرف ایسے اشخاص کو منتخب کیا جائے۔ جو نماز و قرآن مجید باترجمہ جانتے ہوں۔ نیز اس سال کے لئے یہ پاس کیا جائے کہ اس وقت تک کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی و نکاح کی اجازت نہ دی جائے۔ جب تک فریقین کم از کم پارہ اول کا ترجمہ نہ جانتے ہوں۔ اس طرح عمل کرنے سے ہی ہم جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ملاحظات

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

انبیاء علیہم السلام کا منصب

رسالہ "نظام المشائخ" دہلی کی ایک اشاعت میں مولوی محمد اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض انبیاءؑ کا منصب صرف اپنی قوم میں دنیاوی نظم ونسق کا ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا حال تھا۔ اور بنی اسرائیل کے اکثر انبیاء اسی قسم کے تھے۔ بعض انبیاء نے بغیر وعظ ونصیحت کے اور کچھ کام نہ کیا۔ جیسے عیسیٰ مسیح" (رسالہ نظام المشائخ جلد ۱۲ نمبر ۹ صفحہ ۹)

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام میں دو قسم کے منصب کے نبی گذرے ہیں۔

اول وہ جنہیں اپنے دشمنوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر دفاعی جنگیں لڑنی پڑیں۔ اور اس طرح دنیوی نظم ونسق کا انہوں نے قیام کیا۔ دوئم وہ جنہوں نے محض ونصائح کے ذریعہ بھولے بھٹکے انسانوں کو پیام رشد وہدایت دیا۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

لیکن کس قدر عبرت کا مقام ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بعض جبر وتشدد کے حامی علماء انبیاءؑ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ تیر وتفنگ اور دیگر مادی اسلحہ سے مسلح ہوکر آئیں۔

جہاد بالسیف یا جہاد بالنفس؟

مولانا احمد علی صاحب آف لاہور قیام پاکستان سے قبل رقمطراز ہیں کہ

"مسلمانانِ ہندوستان مختلف غیر مسلم اقوام کے نرغہ میں آگئے ہیں۔ اگر ایک طرف سلطنت عیسائیوں کی ہے، تو دوسری طرف تجارت و ملازمت کے دروازے پر ہنود قابض ہیں۔ اگر ایک طرف عیسائی حکومت توپ وتفنگ۔ مشین گنوں اور ہوائی جہازوں سے مسلح ہے، تو دوسری طرف سکھ قوم حربہ کرپان سے آراستہ ہے۔ حاصل یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کے پاس نہ سلطنت نہ ملازمت نہ تجارت نہ [illegible]ت حرب (سامان جنگ تلوار بندوق وغیرہ) نہ (عیسائیوں کی سی) مساوات۔ نہ (ہنود جاتی کا سا) جوشِ حمیت ملّی۔

ان تمام جگرخراش مصیبتوں اور تباہی خیز آندھیوں اور خطرناک گردابوں میں پھنسنے کے باوجود پھر آپس میں سر پھٹول ہوکر ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے۔ بریلوی حضرات کا یہ خیال ہو۔ کہ جو فرقہ ہمارے معتقدات واعمال محدثہ کا قائل نہ ہو۔ وہ بے ایمان وکافر اور بعض اہل حدیث حضرات کہیں۔ کہ جو تقلید کا نام لے۔ وہ مشرک۔ خواہ حنفی ہو یا شافعی۔ مالکی ہو یا حنبلی۔ شیعہ حضرات کہیں کہ جو عشرہ محرم کا ماتم نہ کرے۔ اور خلفائے راشدین کا سب وشتم نہ کرے۔ وہ دشمن اہلبیت"۔

(پیغام رسول (سلسلہ نمبر ۱۳) صفحہ ۱۹ تا ۲۰)

مولانا احمد علی صاحب کے اس بیان میں عصر حاضر کے مسلمانوں کی زبوں حالی سے متعلق جو درد انگیز حالات درج ہیں۔ انہیں سامنے رکھیئے اور عدل وانصاف سے بتائیے۔ کہ کیا ان روح فرسا حالات میں متحدہ ہندوستان کے مسلمان بحیثیت قوم غیر مسلم قوموں سے کسی صورت میں بھی جہاد بالسیف کر سکتے تھے؟

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی، وہ زمانہ اس امر کا متقاضی تھا۔ کہ مسلمان اپنے ہی نفسوں سے جہاد کرتے۔ اور انہیں اسلامی تعلیم کے سانچہ میں ڈھالتے۔ اور پھر دیکھتے کہ مستقبل قریب میں ان کی بگڑی کس طرح سنورتی ہے۔ اور ان کے ہموم وغموم کس طرح دور ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اس زمانہ میں کوئی شخص مسلمانوں کو مذہب کے لئے قتل نہیں کرتا۔ تو وہ کس حکم سے ناکردہ گناہ کو قتل کریں۔ اب تلوار کے جہاد کا (عدم شرائط جہاد کے باعث۔ ناقل) خاتمہ ہے، مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔"

(رسالہ جہاد مطبوعہ ۲۲ر جولائی ۱۹۰۰ء)

عہدِ نبویؐ کی اسلامی جنگیں

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس زمانہ میں کفار مکہ نے مسلمانوں پر انتہائی قسم کے جور وستم ڈھائے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا جینا محال ہوگیا تھا۔ ایسے ہی حالات میں خداوند عالم نے قرآن پاک میں (وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللّٰہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا (پ ۵ ع ۷) یعنی تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں نہیں لڑتے۔ ان کمزور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کی خاطر جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب ہم کو نکال اس بستی سے کہ جس کے رہنے والے لوگ ظالم وسفاک ہیں۔ اور بنا ہمارے لئے دوست اور اپنے حضور سے ہمارے لئے مددگار بنا گویا مسلمان مظلومی اور بے چارگی کی فریادیں کر رہے تھے۔ اور ان پر کفار عرب نے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ جس کے باعث رب قدیر مسلمانوں کو کفار سے دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔

مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی "اسلامی جہاد" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

"مذہبی جنگ جس کو ہم صرف جہاد کے نام سے ذکر کریں گے۔ اس کی بناء ان اصول پر ہے، کہ دین اسلام کی حفاظت وحمایت کی جائے اور اسے مخالفین کے ظلم وتعدی سے بچایا جائے۔ یہ ان قوموں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی امور میں دست اندازی کریں۔ اور ان کو آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل نہ کرنے دیں۔ سوائے حفظ وحمایت مذہب واہلِ مذہب اور کوئی مقصود نہیں ہوتا۔ نہ تو مخالفین کے مقابلہ میں مزاحمت جابرانہ مقصود ہوتی ہے۔ اور نہ ان کو دین اسلام میں جبراً داخل کرنا مدنظر ہوتا ہے۔ اور نہ مخالفین کو قتل وغارت کرکے ان کو ان کے کفر کی سزا دینے کا خیال ہوتا ہے۔ ان دونوں قسموں (جہاد ملکی ومذہبی) کے لئے اسلام میں ایسی شرطیں اور قیدیں مقرر ہیں۔ اور ہر ایک کے لئے اس کا ٹھیک موقع ایسا بتایا گیا ہے، کہ ان صورتوں کے نہ پائے جانے میں جنگ کو فتنہ وفساد قرار دیا گیا ہے"۔ (تعلیم القرآن (فصل دوم) صفحہ ۶۲ تا ۶۵ مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ)

مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مندرجہ بالا سطور میں اسلامی جہاد کی جو تعریف کی ہے، فی الحقیقت یہی درست اور اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔

کیا الہام الٰہی کا دروازہ بند ہے؟

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدرسہ عبدالرب دہلی میں "العلم والخشیۃ" پر تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ

"جب مدرسہ دیوبند کی بنیاد قائم ہوئی۔ تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ کالج علی گڑھ کے تعلیم یافتہ تو سرکاری عہدے حاصل کریں گے۔ یہ دیوبند کے پڑھے ہوئے کیا کرکے کھائیں گے۔ یہ اعتراض سنکر حضرت مولانا محمدؐ یعقوب صاحب (استاد مولوی اشرف علی صاحب۔ ناقل) نے حق تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ مدرسہ دیوبند کے طلباء کے واسطے رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔ وہاں سے بذریعہ الہام کے جواب میں ارشاد ہوا۔ کہ اس مدرسہ کا تعلیم یافتہ کم از کم دس روپے ماہوار سے محروم نہ رہے گا۔ اتنی آمدنی اس کو ضرور ملے گی۔ مولانا بہت خوش ہوئے، اور اپنے مجمع میں اس الہام کو بیان فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ نے اس مدرسہ کے طلباء کے لئے کم از کم دس روپے ماہوار کا ذمہ لے لیا ہے"۔

(رسالہ "التبلیغ" جلد ۱۸ نمبر ۱ مطبوعہ اشرف پریس تھانہ بھون ضلع مظفر نگر)

جب احمدی کہتے ہیں۔ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الہام الٰہی کا دروازہ بند نہیں کھلا ہے تو تعجب ہے کہ کیوں بُرا منایا جاتا ہے جب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے نزدیک آج بھی الہام ہو سکتا ہے۔ تو پھر جماعت احمدیہ پر اعتراض کیسا؟

سچی بات یہی ہے۔ کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور اس کی کوئی بھی ایسی صفت نہیں۔ جو اس میں پہلے پائی جاتی تھی۔ لیکن اب نہیں پائی جاتی۔ پس یہ عقیدہ ہی غلط ہے، کہ وہ پہلے تو اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا۔ لیکن اس زمانہ میں وہ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ ہاں دوسرے مذاہب کے پاس خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ کیونکہ ان کے پیراؤں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہمارے گذشتہ نبیوں اور رشیوں کے بعد خدا تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا، گویا ان کے مذہب مردہ ہوگئے۔ جن کی تعلیم پر چل کر انسان کو خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اسلام کا نمائندہ مسیح موعود آج بھی ببانگِ دہل اس امر کا اعلان فرما رہا ہے۔ کہ

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال مت کرو۔ کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اترنے کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو۔ جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں۔ بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے۔ کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی۔ وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

جو موقف الاعتصام اختیار کر رہا ہے۔ اگر اس کو صحیح سمجھا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ دینی مسائل میں اختلاف رائے کی اجازت نہیں۔ اس طرح آزادئ ضمیر کی دفعہ بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ اور دستور کی ہمہ گیر حیثیت ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اسکی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے صحیح طریق یہ ہے۔ اور جو دستور ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ اوامر میں اختلافات پر انہیں۔ بلکہ مطابقات پر زور دیا جائے۔ اگر دستور کو اختلافات اچھالنے کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ تو قوم کی وحدت سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں۔

آں سیداں لقائے او دیدند
کہ بلاہا برائے او دیدند (مسیح موعودؑ)
انہی نیک بختوں نے اس کا دیدار حاصل کیا
جنہوں نے اس کی خاطر سختیاں جھیلیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف ایک مہینہ کے قریب رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں جماعتوں نے صرف وہ بجٹ ہی پورا نہیں کرنا جو ان کے نمائندوں نے پچھلے سال منظور کیا تھا بلکہ اس سے بڑھ کر چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ اور چندہ تحریک خاص کی وصولی کرنی ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندوں کے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے سیلابوں کے باوجود اس وقت تک ان چندوں کی وصولی پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے۔ لیکن یہ زیادتی اتنی نہیں جس پر اطمینان کا اظہار کیا جا سکے۔ پس اس آخری وقت میں تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ بقایوں کی وصولی پر زور دیں اور جن احباب کی آمدنیاں بجٹ بنانے کے وقت کے بعد بڑھ گئی ہیں ان کی موجودہ آمد پر پورا چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔

جو دوست تنگی کا عذر کریں انہیں سمجھایا جائے کہ قربانی کرنے کے بغیر گوہر مقصود ہاتھ نہیں آسکتا۔ سلسلہ احمدیہ ہر دوست کی آمد سے ایک قلیل مگر معین حصہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کچھ بھی قربانی نہ کی جائے تو اس کے دیدار کی توقع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی شخص اپنے عہد بیعت میں صادق کہلا سکتا ہے۔ بیعت کرنے کے بعد اسے نبھانے کے لئے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے جس کی تفاصیل تحریک جدید کے مطالبات کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمائی ہیں۔

ان دنوں کئی دوست بقایا جات کی ادائیگی سے معذرت کرنے لگتے ہیں۔ اگر کسی دوست کو کوئی حقیقی مجبوری پیش آگئی ہو تو مقامی مجلس عاملہ کی سفارش پر تخفیف شرح کے لئے یا بقایا معاف کرنے کے لئے نظارت بیت المال کو کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔ لیکن بلاوجہ بقایا معاف کرنا مناسب نہیں۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سورہ توبہ (ع ۷) میں فرماتے ہیں:۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

اللہ تجھے معاف کرے۔ تو نے انہیں (پیچھے رہنے کی) اجازت کیوں دی؟ حتیٰ کہ تجھ پر وہ لوگ ظاہر ہو جاتے جو صادق تھے اور تو جھوٹوں کو بھی جان لیتا۔ جو لوگ اللہ اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے معذرت نہیں چاہتے۔ اللہ ایسے نیکوکاروں کو جانتا ہے۔ صرف وہی لوگ تجھ سے معذرت چاہتے ہیں جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں۔ وہ اپنے شبہات کی وجہ سے تردد میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان کا ارادہ (جہاد کے لئے) نکلنے کا ہوتا تو وہ اس کے لئے تیاری بھی کرتے جو تیاری کرنے کا حق ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے (ان کی شامت اعمال کی وجہ سے) ان کا اٹھنا پسند نہ کیا اور انہیں بٹھا دیا۔ اور فیصلہ سنا دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درس کتب دینیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض نوجوانوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خدام اپنی علمی قابلیت میں اضافہ کی کوشش کریں۔ ہمیں دینی لٹریچر کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ قرآن۔ حدیث اور دینی کتب کے درسوں کا سلسلہ باقاعدگی سے مساجد میں جاری رکھیں۔ خدام الاحمدیہ کے ماہانہ رپورٹ کے خانہ میں یہ درج ہے کہ "کتب دینیہ کے درسوں کا التزام کیا جائے"۔

امید ہے مجالس اس طرف توجہ دے کر مسجد میں دینی کتب کے درس کو جاری کر کے مرکز کو اپنی ماہانہ رپورٹ (بقیہ صفحہ ۵)

انیس سال سابقون الاولون کیلئے ایک ضروری اعلان

تحریک جدید کے وہ سابقون الاولون جن کے پہلے دور میں سے ایک دو سال کا کچھ بقایا ہے اس تھوڑے بقایا کے سبب ان کا نام فہرست سے کٹ جاتا ہے۔ ان کے لئے یہ اعلان دیا جاتا ہے کہ اوّل تو وہ ۱۵ مئی تک اپنا بقایا ادا کریں۔ جن احباب نے بہت قربانی کی ہوئی ہے اور اپنے وعدہ کو باوجود مشکلات کے کم نہیں کرنا چاہتے اور کمی رقم کی معافی بھی نہیں چاہتے۔ کیونکہ وہ گذشتہ سالوں میں شاندار اضافہ کرتے آئے ہیں۔ اب آخری وقت میں کمی کے لئے ان کا دل تذبذب میں ہے ایسے احباب اگر ایک تحریر "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کو ارسال کر دیں کہ وہ اس قدر بقایا اپریل سے اس قدر ماہوار رقم سے ادا کریں گے اور وہ پختہ عہد کے ساتھ اس پر عمل کرتے جائیں۔ اور اس دفتر سے اس کی منظوری حاصل کریں۔ تو ان کا نام فہرست میں آسکتا ہے۔ یہ رعایت ان کے لئے ہے جو پہلے سالوں میں غیر معمولی اور نمایاں قربانی کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کا دل کمی کرنے کی طرف نہیں آتا۔ لیکن ۱۵ مئی تک ادا بھی نہیں کر سکتے۔ پس دفتر ایسے بقایا قسط وار ادا کرنے کی اجازت دے گا۔ اب اگر وہ نام درج فہرست نہ کرائیں تو دفتر وکیل المال تحریک جدید پر کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ بوجہ بقایا نام فہرست سے کاٹ دیا جائے گا

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نظارت تعلیم

(۱) ڈرائنگ بی، ٹی کلاس کے لئے وظائف

امسال ایک بی۔ ٹی مرد اور ایک بی ٹی عورت کو دوران ٹریننگ پچیس پچیس روپے ماہوار وظیفہ اور ایک یوپل ٹیچر ڈرائنگ ماسٹر کلاس کو بیس روپے ماہوار وظیفہ نظارت تعلیم کی طرف سے دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ سلسلہ کے کسی تعلیمی ادارہ میں ملازمت کا وعدہ کریں۔ تنخواہ و الاؤنس قریباً گورنمنٹ کے برابر۔ پنشن کا حق یا پراویڈنٹ فنڈ حسب خواہش۔ درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہو۔

(۲) داخلہ ملٹری کالج جہلم

۵۶-۷-۱۶ سے نیا سیشن شروع ہوگا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۵۶-۴-۳۰ تک مطلوب۔
شرائط:۔ عمر ۹ تا ۱۲ بوقت داخلہ ۹ و ۱۰ کے درمیان عمر والا چہارم پاس یا انگلش سکول کا فرسٹ سٹینڈرڈ۔ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان عمر والا پنجم پاس ہو۔ یا انگلش سکول کا سیکنڈ سٹینڈرڈ ۱۱ و ۱۲ کے درمیان عمر والا ششم پاس ہو۔ یا تھرڈ سٹینڈرڈ۔

شرح فیس:۔ سویلینز کے بیٹوں سے ۱۲۰ روپے ماہوار۔ ڈیفنس سروس افسروں کے بیٹوں سے مطابق عہدہ۔ فارم درخواست نزدیک ترین فارمیشن ہیڈ کوارٹر سے یا کمانڈنٹ ملٹری کالج جہلم سے یا ڈائرکٹر آف آرمی ایجوکیشن جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی سے طلب کریں (پ ٹ ۵۶-۴-۴)

(۳) بیرون پاکستان ملازمت کے مواقع

بیرون پاکستان ایک فرم کو Cold Storage کا کام جاننے والے دو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۶۰ پونڈ ماہوار۔ اگر بجلی کا اور ڈیزل انجن کا بھی تجربہ ہو تو تنخواہ زیادہ نیز ایک شوگر فیکٹری میں فٹروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بنام کی جگہ خالی چھوڑ کر درخواست دفتر نظارت میں ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا لڑکا اعجاز بعارضہ اسہال اور بخار بیمار ہے اور میں خود بھی کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد حسین زخود ھٹر)

(۲) بندہ کی ہمشیرہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالدار کلرک محمود احمد بشیر)

(بقیہ) سے بھی اطلاع دیں گی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو دینی کتب کے مطالعہ کی توفیق دے۔ اور پھر اس کے مطابق نیکی اور تقوےٰ سے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہی ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

350

عالمی ادارۂ صحت

آج عالمی ادارہ صحت کے زیر اہتمام ساری دنیا میں یوم صحت منایا جا رہا ہے۔ اتحادی قوموں کی انجمن کے تحت متعدد مفید اور اہم دورت ادارے قائم کئے گئے ہیں مثلاً بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن تعلیمی سائنسی ثقافتی ادارہ، خوراک و زراعت کا ادارہ وغیرہ۔ ان میں عالمی ادارہ صحت (WHO) سر فہرست ہے۔ اس ادارے کا مقصد دنیا کے تمام باشندوں کے لئے صحت کا اعلیٰ ترین معیار کا حصول ہے۔ یہ ادارہ دو طرح سے خدمت انجام دیتا ہے۔ مشاورتی اور ٹکنیکل — اولذکر کا مقصد صحت کے بارے میں تازہ ترین معلومات کی نشرو اشاعت اور ملیریا، تپ دق، جنسی امراض زچہ اور بچوں کی صحت، تغذیہ اور حفظان صحت کے بارے میں عملے کی تربیت ہے۔ اس سلسلے میں بعض خاص علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں اس کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ کہ عصری تکنیک کے استعمال سے صحت کے معیار میں کیسے اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ساتھ زرعی پیداوار کو جن امراض سے نقصان پہنچتا ہے ان کا مقابلہ کر کے معاشی حالت کیسے سدھاری جا سکتی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی ٹکنیکل سروسز کے ذریعہ اور یرسازی، وباؤں کی روک تھام۔ پودوں کی بیماری پر تحقیق اور پندرہ اقسام کے ٹکنیکل اور سائنٹیفک کارگذاریوں کی اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کی کارگذاری کے لئے ایک ورلڈ ہیلتھ اسمبلی قائم کی گئی ہے۔ جس میں اس ادارے کے تمام ارکان کی نمائندگی ہوتی ہے اور یہ ارکان اس ادارے کی پالیسی تشکیل دیتے ہیں۔

ایک مجلس عاملہ چنی جاتی ہے۔ جو اٹھارہ ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ڈائریکٹر جنرل اور ٹکنیکل اور حالمانہ عملہ کام کرتا ہے۔ اس ادارے کا ہیڈ کوارٹر پیلس ڈی نیشنز جنیوا سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس ادارے کے ۸۷ ارکان تھے لیکن ۱۹۵۳ء میں اشتراکی ممالک نے اپنی رکنیت ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

حسب ذیل ملک اس ادارے کے رکن ہیں:۔

افغانستان البانیہ ارجنٹائن، آسٹریلیا بلجیم، بولیویا، برازیل، بلغاریہ، برما، بائیلو رشیا کمبوڈیا کینیڈا، سیلون، چلی، پولینڈ دراس ہنگری، آئس لینڈ، بھارت، انڈونیشیا، ایران، عراق، آئرلینڈ، اسرائیل، اٹلی، اردن، کوریا، لاؤس، لبنان، لائبیریا، لکسمبرگ، میکسیکو، موناکو، نیدر لینڈز، نیوزی لینڈ، نکاراگوا، ناروے، پاکستان پاناما، پیراگوئے، پیرو، فلپین، پولینڈ پرتگال، رومانیہ، سعودی عرب، جنوبی روڈیشیا سویڈن، سوئٹزرلینڈ، شام، تھائی لینڈ ترکی، یوکرین، جنوبی افریقہ، روس، برطانیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، اوراگوئے، وینزویلا ویت نام، یوگوسلاویہ، جاپان، اسپین مغربی جرمنی۔

تعلیم القرآن کلاس موقعہ رمضان المبارک

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ میں سے چند ممبرات کو اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھیجیں رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہوگا۔ قابلیت قرآن کریم ناظرہ اور اردو لکھنا پڑھنا ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ دیہات اور قصبات کی لجنات کو اسبارہ میں زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

یوم جمہوریہ کی تقریب پر

احمدی جماعتوں کی طرف سے استحکام پاکستان کیلئے دعائیں، جلسے اور چراغاں

چک ۷۹ گھسیٹ پورہ

یوم جمہوریہ مؤرخہ ۲۳ مارچ نہایت شایان شان سے منایا گیا۔ صبح کے وقت اجتماعی دعا کی گئی اور تقریباً ۲۰ روپیہ کی مٹھائی بچوں وغیرہ میں تقسیم کی گئی اور پاکستان کے استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئی۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ لائلپور

بشیر آباد اسٹیٹ

۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو بروز جمعہ مسجد بشیر آباد اسٹیٹ میں یوم جمہوریہ پاکستان کی خوشی میں مسجد کے صحن اور کوٹھے کے باہر جھنڈیاں لگائی گئیں۔ نماز میں پاکستان کی سلامتی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ کیا گیا۔ صدر چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد تھے دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ بعض غیر احمدی احباب بھی تشریف فرما تھے۔ تقاریر نہایت دلکش تھیں ایک گھنٹہ تک تقاریر ہوئیں۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ

چک ۲۷۰ کاہچیلو

بروز جمعہ مؤرخہ ۵۶-۳-۲۳ یوم جمہوریہ پاکستان منایا گیا۔ بعض احباب قرب وجوار کے شہروں میں جا کر خوشی کی تقاریب میں شامل ہوئے اور شہریوں سے مل کر یوم جمہوریہ منایا گیا اور خاکسار نے اپنے گھر پر رات کو غرباء کو کھانا کھلایا استحکام پاکستان کی دعا کی گئی۔

پریذیڈنٹ چک ۲۷۰ کاہچیلو

ظفر آباد اسٹیٹ

مؤرخہ ۵۶-۳-۲۳ کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا گیا جو بصدارت مولوی ناصر احمد مسجد میں منعقد ہوا اور دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا بعد ازاں چوہدری عزیز احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے غرباء میں کھانا تقسیم کرانیکا انتظام کیا۔

سیکرٹری تبلیغ ظفر آباد اسٹیٹ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا دسویں کا امتحان دے رہا ہے اور دو لڑکے محکمانہ امتحان دے رہے ہیں احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے

محمد حسین خاں ضلعدار ریمونٹ اصطبل خریلہ کوٹ

(۲) عزیزم مبارک احمد صاحب جو کہ سعودی عرب میں ملازم ہے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قاضی دین محمد جوہر کانہ منڈی

بدین

جماعت احمدیہ بدین نے مؤرخہ ۵۶-۳-۲۳ کو یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان نہایت تزک و احتشام سے منایا۔ بازار کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ نیز دو صد غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا اور خانہ خدا میں ترقی و استحکام پاکستان کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور تمام دوستوں نے اپنے گھروں پر رات کے وقت چراغاں کیا۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بدین

گھونڈ

مؤرخہ ۵۶-۳-۲۳ کو اسلامی جمہوریہ کی مبارک تقریب جماعت احمدیہ گھونڈ نے بڑی شان سے منائی اور رات کے وقت چراغاں کیا گیا اور غرباء میں ایک دیگ میٹھے چاولوں کی تقسیم کی گئی اور خداوند کریم کے حضور پاکستان کی ترقی اور عروج کے لئے دعائیں کی گئیں۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھونڈ

اعلان نکاح

مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد واقف زندگی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ ابن مولوی حسن محمد صاحب بانی بھاتی مبلغ کا نکاح ہمراہ بشارت بیگم صاحبہ دختر جناب قاضی محمد منیر صاحب (برادر اصغر جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ) آف کوروال تحصیل و ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مورخہ ۵۶-۴-۴ کو پڑھا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

مکرم ملک غلام نبی صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت دیئے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کو ایک سال کے لئے خطبہ نمبر بھجوا دیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

بھوپال میں فائرنگ سے ۲۹ ہلاک اور ۱۳۲ زخمی

مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے متعدد بار لاٹھی چارج اور دس مرتبہ گولی چلائی

نئی دہلی ۹ر اپریل۔ بھوپال کے محلہ بدھواڑہ میں دو روزہ فسادات کے بعد سارے شہر میں غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک کے لئے کرفیو کی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے دس مرتبہ گولی چلائی جس سے ۲۹ افراد ہلاک اور ۱۳۲ زخمی ہو گئے۔

ہندو مہاسبھا کے زیر اہتمام ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ پولیس نے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے کئی مرتبہ لاٹھی چارج کیا۔ شہر میں جلسے جلوسوں پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ ہندو مہاسبھائیوں نے شہر میں مسلمانوں کی متعدد دکانیں لوٹ کر انہیں آگ لگا دی۔ شہر کے مسلمانوں میں ان فسادات نے بڑا خوف وہراس پیدا کر دیا ہے پھر شہر میں چھرا بھونکنے کی اکا دکا وارداتیں ہوئیں۔

سکندر مرزا افغانستان جائیں گے

کراچی ۹ر اپریل۔ دہلی کے روزنامہ "سٹیٹسمین" کی اطلاع کے مطابق صدر جمہوریہ پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا ماہ رواں کے اختتام پر افغانستان جائیں گے "سٹیٹسمین" کے نمائندے متعینہ کراچی نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس ضمن میں ابھی تک سکندر مرزا کو افغانستان کی طرف سے سرکاری دعوت موصول نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اس مسئلے پر غیر رسمی بات چیت جاری ہے۔ صدر سکندر مرزا متعدد بار افغانستان کے حکمرانوں سے مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر بات چیت کے لئے رضامندی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور عام خیال یہی ہے کہ وہ افغانستان کی دعوت قبول کر لیں گے۔

مشرقی پنجاب میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی کا بل منظور ہو گیا

چنڈی گڑھ ۹ر اپریل۔ مشرقی پنجاب اسمبلی نے سارے صوبے میں ذبیحہ گاؤں پر پابندی کا بل منظور کر لیا ہے۔ اس بل کے تحت "ناکارہ گایوں" کی دیکھ بھال اور ان کے تحفظ کا بندوبست بھی کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے صوبے بھر میں حفاظتی مراکز قائم کئے جائیں گے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو دو سال قید بامشقت کے علاوہ دو ہزار روپیہ تک جرمانے کی سزا بھی دی جائیگی۔

لیبیا کے لئے امریکی اسلحہ

ٹریپولی ۹ر اپریل۔ لیبیا کے وزیر اعظم مصطفےٰ ابن حلیم نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے لیبیا کے ایک ہزار سپاہیوں کے لئے اسلحہ وغیرہ بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ اسلحہ و سامان اس سال جولائی سے اگلے . . . . . سال جون تک کے درمیانی عرصہ میں امریکہ سے لیبیا پہنچ جائے گا۔

جاپان کا اقتصادی وفد کراچی میں

کراچی ۹۔ اپریل جاپان سے اقتصادی و خیر سگالی کا ایک وفد آج کراچی پہنچا ہے۔ یہ وفد پانچ افراد پر مشتمل ہے اور اس کی قیادت جاپان کی غیر ملکی تجارت کے صدر کر رہے ہیں۔ وفد میں بھاری صنعتوں۔ اقتصادی اداروں اور فولاد و لوہے وغیرہ کی صنعتوں کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ وفد کراچی میں پانچ روز قیام کرے گا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان مزید اقتصادی تعاون کے امکانات کا جائزہ لے گا اور باہمی خیر سگالی کو ترقی دینے کے لئے کام کرے گا۔ وفد کے ارکان کل وزیر خزانہ سید امجد علی سے ملاقات کریں گے۔

ہسپانوی مراکش کی آزادی کا خیر مقدم

طنجہ ۹ر اپریل۔ ہسپانوی مراکش کے صدر مقام طیطوان میں جار روز کی تعطیل کا اعلان کر دیا گیا ہے اس دوران میں سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف کے استقبال کی تیاریاں کی جائینگی یاد رہے کہ سلطان مراکش نے صدر سپین جنرل فرانکو سے بات چیت کے بعد انہیں ہسپانوی مراکش کی آزادی اور ملک کے دونوں حصوں کو ملا کر ایک کر دینے پر رضامند کر لیا تھا اور اس ضمن میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا جس کے تحت ہسپانوی مراکش پر سپین کے چوالیس سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو گیا ہے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے اس "کارنامہ" کو سماجی بھلائی کی طرف پہلا قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

ہم نے آزادیٔ کشمیر کیلئے تمام اختلافات ختم کرنیکا فیصلہ کیا ہے

سردار ابراہیم، میر واعظ محمد یوسف اور سردار عبد القیوم کا بیان

راولپنڈی ۹ر اپریل بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر میں رائے شماری سے انکار کر کے بین الاقوامی وعدوں کی جو خلاف ورزی کی ہے اس سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور و خوض کے لئے کل کشمیر میں ممتاز لیڈروں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا کہ ہم نے تمام باہمی اختلافات ختم کر کے مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس بیان پر سردار محمد ابراہیم خاں، میر واعظ محمد یوسف اور سردار عبد القیوم خاں کے دستخط ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "پنڈت جواہر لال نہرو کے بیانات سے آزاد کشمیر اور پاکستان میں سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس سے کشمیر کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے ہمیں یقین ہے کہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی کمزور پالیسی اور پاکستان کے دوست ممالک کے غلط طرز عمل ہی نے پنڈت نہرو کو یہ جرأت دلائی ہے کہ وہ اپنے بین الاقوامی وعدوں سے منحرف ہو سکیں۔"

"اپنے سابقہ موقف سے انحراف کے ساتھ پنڈت نہرو نے مقبوضہ کشمیر میں بھی مسلمانوں پر مظالم توڑنے میں زیادہ سرگرمی کا ثبوت دینا شروع کر دیا ہے اور ساری وادی کو ایک فوجی کیمپ میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ بھارت اپنی خفیہ سازش کی تکمیل میں مصروف ہے جس کے تحت وہ کشمیر کے مسلمانوں کو اقلیت میں تبدیل

بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے۔ اس سنگین صورت حال کے پیش نظر ہم نے اپنے تمام سیاسی اختلافات ختم کر کے پورے اتحاد اور عزم کے ساتھ جدوجہد آزادی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ رمضان کے بعد جموں اور کشمیر کے سیاسی کارکنوں کی متحدہ کنونشن بلائی جائے جس میں تحریک آزادی کشمیر کو نئی زندگی دینے کے لئے ایک جامع اور موثر پروگرام مرتب کیا جائے۔"

"ہم اپنے مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اپنی محبوب مادر وطن کو بھارتی غاصبوں کے چنگل سے آزاد نہیں کرا لیتے۔"

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کی حکومت اور عوام آزادیٔ کشمیر کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ڈھاکہ ۹ر اپریل۔ مشرقی پاکستان کے وزیر زراعت مسٹر ہاشم الدین احمد نے کل یہاں بتایا کہ مرکزی حکومت اس سال صوبے کو ۴ لاکھ ٹن چاول مہیا کرے گی۔

درخواست دعا

خاکسار کے خلاف عرصہ تین سال سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت بری فرمائے۔ آمین

احمد علی از کالا۔ جہلم

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)